السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کے پاس بہت سامال ہے، اوروہ قرض دار بھی ہے، اورقرض خواہ کوکسی خاص وجہ سے نہیں دیا، یاقرض خواہ نے اس کے پاس امانت رکھا ہے تویہ شخص اس سارے مال سے زکوٰۃادا کرے یاقرض کا مقدار چھوڑکر باقی اگرقابل زکوٰۃ ہو، اس سے ادا کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کل مال کی زکوٰۃ اس پر واجب نہیں، قرض کے مقدار اس سے منہا کر کے باقی اگر بقدر نصاب ہو اس کی زکوٰۃ دے، والافلا اقناع میں ہے:
((ولا زکوٰۃ فیمن علیہ دین یستغرق النصاب او ینقصه ولا یجد ما یقضیه به سوی النساب او مالا یستغنی عنه))
(حررہٗ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفاء اللہ عنہما)
جس شخص کے ذمہ اس قدر قرض ہو کہ نصاب کو کھا جائے یا اس سے کم کردے، اور اس کے پاس نصاب کے سوا اور کوئی چیز نہیں کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کرے، یا ہے تو کوئی ایسی ضروری چیز ہے کہ جس سے اس کو چارہ نہیں، (جیسے رہنے کا مکان اور کپڑا پہننے کا) تو اس شخص کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (فتاویٰ غزنویہ ص ۱۱۱ جلد نمبر ۱

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 297

محدث فتویٰ